نام کتاب	:	تذکرہ صوفیائے میوات
مصنف	:	محمد حبیب الرحمن خان میواتی
ناشر	:	مکتبہ مدینہ ، اردو بازار ، لاهور
صفحات	:	٦٧٨
سال اشاعت	:	١٤٠٧ هـ (دوسرا ایڈیشن)
قیمت	:	٧٥ روپے

یہ کتاب جس کا دوسرا ایڈیشن زیر نظر ہے پہلی دفعہ ١٤٠٥ هـ میں میوات اکیڈمی، میوات سے شائع ہوئی تھی ۔ یوں تو میواتیوں کے بارے میں کتب تاریخ نے عجیب عجیب باتیں لکھی ہیں اور ان کو جرائم پیشہ ، غیر مہذب اور نہ جانے کیا کیا لکھا ہے لیکن فاضل مؤلف نے اس کتاب میں ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ یہ سب باتیں مبالغہ آمیز اور گمراہ کن ہیں ۔ اصل میں میو قوم نہایت جری ، حریت پسند اور دیندار قوم ہے ۔ اس میں برصغیر کی دوسری مسلم اقوام میں مروج بدعتیں اور غیر اسلامی رسوم نہیں پائی جاتیں ۔ وہ شریعت اسلام کے سچے پیرو اور صحیح پابند ہیں ۔ انھوں نے تاریخ میں مذکور بعض اقوال اور آراء کی تردید کی ہے اور اپنے قول کی تائید میں عقلی اور تاریخی دلیلیں دی ہیں مثلاً یہ بات عام طور پر تاریخ میں آئی ہے کہ ,,میواتیوں کے ڈر سے سرشام دھلی کے دروازے بند ہو جایا کرتے تھے ، دھلی والوں پر خوف وهراس طاری ہو جاتا تھا ،، ، لیکن فاضل مؤلف نے اسکی سختی سے تردید کی ہے ۔

مؤلف نے اس کتاب میں میوات کے بارے میں بہت مفید تاریخی معلومات بہم پہنچائی ہیں اور اس کتاب کی تالیف میں نہایت

تحقیق اور تدقیق سے کام لیا ہے ، جیسا کہ کتاب کے متن اور خود کتاب کے آخر میں دی ہوئی کتابیات سے پتہ چلتا ہے کہ مؤلف نے اس کتاب کی تألیف میں **٨٣** اردو ، فارسی اور عربی کتابوں سے استفادہ کیا ہے۔

کتاب کے مقدمہ میں میو قوم اور اسکی امتیازی خصوصیات پر سیر حاصل بحث کی ہے اور میو قوم کے قدیم مساکن ، میوات کے دینی مدارس ، خانقاهوں اور صوفیہ کے بارے میں مفصل معلومات دی هیں۔ گویا مؤلف نے تاریخ میوات کے هر گوشہ پر روشنی ڈالنے کی کوشش کی ہے۔

یوں تو گذشتہ پچاس سال کے دوران میو قوم کے بارے میں چند دوسری کتابیں بھی شائع هوئی هیں جن میں ,,تاریخ میـوات،، اور ,,تاریخ میو چھتری،، از حکیم عبدالشکور ، ,,تاریخ میو،، از چودهری محمد یعقوب ، ,,میو قوم اور میوات ،، از چودهری محمد اشرف خان اور ,,تاریخ میو،، از امراؤ امرت خان خاص طور پر قابل ذکر هیں ، لیکن صوفیائے میوات پر بہترین کتاب بلاشک زیر نظر کتاب هی ہے۔

فاضل مؤلف نے ,,میوات کے مراکز رشد و فلاح،، کے تحت میواتی دینی مدارس اور خانقاهوں کا مفصل جائزہ لینے کے بعد، ,,میوات کی عہد ساز شخصیتیں ،، کے زیر عنوان میوات کے علماء و صوفیہ کا تذکرہ ، تین طبقوں کے تحت تفصیل سے دیا ہے۔

پہلے طبقہ میں دو افراد کا ذکر ہے جن میں پہلا نام حضرت بیر زطنِ کا ہے جن کو صاحب ,,الاصابہ،، کی روایت کے مطابق رسول کریمؐ کی حیات طیبہ هی میں مسلمان هونے کا شرف حاصل تھا ۔ آپ یمن تشریف لیگئے تھے اور وهیں مشرف بہ اسلام هوئے ۔ کتابوں میں ان کی طویل عمر کے بارے میں محیر العقول روایات آئی هیں ۔ اسی

طبقه میں دوسری شخصیت اسلام دیبلی کی ہے جن کو محمد بن قاسم کا ہم عصر بتایا جاتا ہے اور آپ کا سال وفات ۱۰۰ ھ کے قریب لکھا ہے۔

دوسرے طبقہ میں شیخ راوتی (متوفی ۴۰۰ ھ) سے حمید شہید (متوفی ۴۲۱ھ) تک کا تذکرہ ہے۔ یہاں مؤلف نے ,,مشائخ چشت کا مقام تبلیغ اور کارنامے،، کے عنوان سے چشتی صوفیہ کی دینی خدمات کا مختصراً جائزہ لیا ہے۔

تیسرے طبقہ کے تحت شیخ سعدی لنگوجی خلیفہ حضرت عثمان ہارونی سے مفتی عبدالکریم تک کا ذکر ہے۔ یہاں شیخ حمید الدین ناگوری ، شیخ علائی ، محمد الیاس کاندھلوی ، مولانا حسین احمد مدنی اور مولانا عبدالسبحان کا ذکر سب سے زیادہ مفصل دیا ہے۔ نیز شیخ علائی کے ضمن میں ان کی تحریک مهدویت اور حاشیہ میں سید محمد جونپوری کی مہدویت پر مفصل بحث کی ہے۔

اسکے بعد سلسلہ مداریہ کے صوفیہ کا ذکر کر کے فقہاء و دانشوران میوات کا تذکرہ کیا ہے۔ پھر سلسلہ قادریہ کا ذکر کیا ہے اور اسکے تحت شاہ رمضان شہید ، شاہ اسمعیل شہید ، میاں راج شاہ ، مولانا شاہ عبداللہ اور سید عابد علی کے حالات سب سے زیادہ تفصیل سے دیئے ہیں۔

اسکے بعد سلسلہ قادریہ کا ذکر ہے اور اسکے تحت میاں لاڈ خان کے حالات سب سے زیادہ مفصل دیئے ہیں۔

آخر میں سہروردی مجذوبوں کا تذکرہ ہے اور ان کے تذکرہ کے ضمن میں سید رسول شاہ الوری اور ان کے طریقہ پر مفصل بحث کی ہے۔

خلاصہ یہ کہ یہ کتاب میوات کے صوفیہ اور علماء پر بہت مفید کتاب ہے اور اس میدان میں دلچسپی رکھنے والے حضرات کے لئے بہت قیمتی معلومات کا خزانہ ہے۔

(سید علی رضا نقوی)